

## 143946- انسان اپنے دین کو فتنوں سے کیسے بچاتے؟

سوال

انسان اپنے دین کو فتنوں سے کیسے محفوظ کرے؟ اور اگر کسی فتنے میں بٹلا ہو بھی جائے تو اس فتنے سے نکلنے کیلئے کیا کرے؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر دنیا میں انسان مذہبی اور دینی اعتبار سے صحیح سست پر ہو تو یہ اس کے دنیاوی طور پر خوش حال اور آخرت میں کامیاب ہونے کی علامت ہے، ایک مسلمان کا سب کچھ اس کا دین ہوتا ہے، لہذا اگر کوئی سستی اور کوتاہی کرتے ہوئے اپنے دین کو فتنوں سے نہ بچائے تو وہ خسارے میں ہے، دوسرا طرف اگر اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ رکھے تو وہ کامیاب و کامران ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے : «اللَّهُمَّ أَصْلِحْنِي وَمِنِّي الَّذِي هُوَ عَصِيمَةُ أَمْرِي وَأَصْلِحْنِي وَمِنِّي أَنَّى يَأْتِي أَنْتَ فِيهَا مَعَافِي وَاجْعَلْنِي آخِرَتِي زَيَادَةً لِّي فِي الْخَيْرِ وَاجْعَلْنِي الْمُوْتَ رَاحِلَّتِي مَنْ كُنْ شَرْ» [یا اللہ! امیر سے دینی معاملات کی اصلاح فرمائے جس میں میری نجات ہے، یا اللہ! امیری دنیا بھی درست فرمادے کہ جس میں میرا معاش ہے، اور میری آخرت بھی اچھی بنادے میں نے وہیں لوٹ کر جانا ہے، اور میرے لیے زندگی کو ہر خیر کا ذریعہ بنا، اور موت کو ہر شر سے بچنے کا وسیلہ بنادے] مسلم : (2720)

مناوی رحمہ اللہ کیستے ہیں :

«اللَّهُمَّ أَصْلِحْنِي وَمِنِّي الَّذِي هُوَ عَصِيمَةُ أَمْرِي» [یا اللہ! امیر سے دینی معاملات کی اصلاح فرماء، اسی میں میری نجات ہے] کا مطلب یہ ہے کہ: دین کی وجہ سے میری ہر چیز قائم و دامہ ہے، اگر

دینداری ہی سبتوثاً ہو گئی تو تمام کے تمام امور درہم برہم ہو گئے اور دنیا و آخرت میں ناکامی ہی ناکامی ہو گئی۔

"فیض القدری" (2/173)

دوم :

ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اپنے دین کو فتنوں سے محفوظ کرتا ہے؛ اور جس راستے پر چلنے کا مومنین کو حکم دیا گیا ہے اسی راہ کا راہی بنتا ہے، وہ راستہ درج ذیل امور کو شامل ہیں :

1- اخلاقی اور دینی اعتبار سے گرے ہوئے معاشرے سے دور رہے، اس کیلئے کفار کے علاقوں میں رہائش اختیار کرنے سے اجتناب کرے، اپنے آپ کو فاسقوں کی صحبت سے بچائے، چنانچہ جو شخص دین میں بکار اور خرابیاں پیدا کرنے کے اسباب سے دور رہے گا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کا دین بگڑنے سے محفوظ رہے گا، اور یہ بھی ممکن ہے کہ کفار کے معاشرے میں رہنے والا مسلمان شخص کفریہ معاشرے سے متاثر ہو جائے، ہم نے بہت سے ایسے لوگوں کے بارے میں اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کافلوں سے سنائے کہ وہ دین اسلام سے بیزار ہو گئے، جنہوں نے اپنے دین کا سودا فانی دنیا سے کر لیا؛ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ وہ کفریہ معاشرے اور کافروں سے مرعوب ہو گئے، اور ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے ان کا دل اور ضمیر دونوں مردہ ہو گئے۔

گزشتہ معاملے سے ملتی جلتی یہ بات بھی ہے کہ: مسلمانوں کے درمیان ایسے اختلافات سے دور رہے جن میں دخل اندمازی کی وجہ سے باہمی بغض، لا تعلقی اور معکر کہ آرائی کو ہوا لئے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کئے میں :

"مسلمانوں کے ہاں سر اٹھانے والے فتنوں کے حالات کا ہجھی طرح سے مطالعہ کریں تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ : کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جسے ان امور میں دخل اندازی کا فائدہ ہوا ہو؛ کیونکہ ایسے امور میں دخل اندازی کا دینی اور دنیاوی ہر اعتبار سے نقصان ہوتا ہے، اسی لیے اسے شریعت میں منع قرار دیا گیا ہے، لہذا ایسے امور سے بچ کر رہنا ان فرمانیں الیہ میں سے ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

(فَلَيَتَرَ الَّذِينَ سَخَّا لِغُلَوْنَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصَبِّثُمْ فَتَهَا أَوْ تُصَبِّثُمْ مَذَابِ أَلَيْمَ)."

ترجمہ : اللہ کے حکم کی مخالفت کرنے والوں کو اس بات سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں انہیں فتنہ یا دردناک عذاب نہ پہنچ جائے۔ [النور: 63]

"منہاج السنت النبویہ" (410/4)

2- مسلمان کیلئے دین چانے کے متعلق معاون امور میں یہ بھی شامل ہے کہ : اپنا یہاں مضبوط بنائے، اس کیلیے واجبات کی ادائیگی اور حرام امور سے اجتناب یقینی بنائے، چنانچہ سب سے بڑا فرض اور واجب نماز ہے، اس لیے مسلمان کو نماز قائم کرنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہیے کہ وہ مقررہ وقت پر، شرائط، اركان اور خشوع کے ساتھ نماز ادا کرے، فرمان باری تعالیٰ ہے :

(وَأَقِمِ الصَّلَاةَ إِنَّ الصَّلَاةَ تَشْهِي عَنِ الْغَفَارِ وَالْفَتْحِ)."

ترجمہ : اور نماز قائم کر، بیشک نماز برائی اور بے جائی کے کاموں سے روکتی ہے۔ [اصنحوت: 45]

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کثرت سے نیکیاں کرنے کی ترغیب دلائی ہے تاکہ کوئی فتنہ آپ کے دین کو داغ دار نہ کر سکے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زر، زن، اور منصب جیسے دنیاوی فتنوں سے خبردار کیا کہ کہیں ان کی وجہ سے اپنے دین کا سودا نہ کر پیٹھیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ایسا ممکن ہے کہ رات کے وقت کوئی شخص مسلمان ہو اور جب صحیح تو وہ مرتد ہو چکا ہو! یا یہ بھی ممکن ہے کہ دن میں مسلمان ہو اور رات کے وقت مرتد ہو جائے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا : (اندھیری رات کے اندر ہی وہ جیسے فتنوں سے قبل نیک عمل کرو) [جن میں] انسان صحیح مومن ہو گا تو شام کو کافر ہو جائے گا، وہ اپنادین دنیا کے مال و متاع کے عوض یقیق دے گا) مسلم : (118)

شیخ محمد بن صالح عثیمین رحمہ اللہ کئے میں :

"اہم بات یہ ہے کہ : رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اندھیری رات کے اندر ہی وہ جیسے فتنوں سے خبر دار فرمایا، جس میں انسان صحیح مومن ہو گا تو شام کو کافر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔ ایک دن میں یہ انسان اسلام سے پھر جائے گا، دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا؟ اس کی وجہ کیا ہوگی؟ دنیا کے بد لے میں اپنے دین کا سودا کر لے گا، اب آپ یہ مت سمجھیں کہ دنیا سے مراد صرف مال ہے، بلکہ اس میں دنیا کی ہر چیز شامل ہے، چاہے وہ مال کی صورت میں ہو یا عزت و جاه کی شکل میں یا دنیاوی منصب یا عورت سمیت کسی بھی صورت میں ہو، دنیا کی ہر چیز دنیاوی متاع میں داخل ہو گی اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے سازو سامان سے تعبیر کیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے : (بَيْتُكُمْ عَرْضُ الْجَاهِ اللَّهُ نِيَّا فَعَنْدَ اللَّهِ مَنَّا تَمَّ كَثِيرَةٌ). تتم دنیاوی سازو سامان کی تلاش میں ہو! تو اللہ تعالیٰ کے ہاں ڈھیر و غمیتیں ہیں۔ [النساء: 94] اس لیے دنیا میں کچھ بھی یہ عارضی سازو سامان ہے۔

چنانچہ یہ جو لوگ صحیح مومن ہوں گے تو شام کو کافر ہو جائیں گے یا شام کو مومن ہوں گے صحیح کافر ہو جائیں گے یہ سب کے سب اپنادین دنیا کیلئے فروخت کر دیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ہمیں اور آپ سب کو فتنوں سے محفوظ رکھے، آپ سب بھی ہمیشہ فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں۔"

"شرح ریاض الصالحین" (20/2)

3- اسی طرح دعا کریں، اللہ تعالیٰ نے ہماری دعا کرنے کیلئے رہنمائی فرمائی ہے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع دعائیں سکھلائی میں جو کہ اپنے دین کو تحفظ اور محفوظ رکھنے والے کیلئے ضید ثابت ہوں گی، ان دعائیں میں سے ہر رکعت میں پڑھی جانے والی دعا ہے جو کہ فرمان باری تعالیٰ : (اَهْمَّ الصَّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) یا اللہ! ہمیں سید حارستہ دیکھا۔ اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و ترکیبی سکھاتی ہوئی دعا : «اللَّهُمَّ اهْبِنِي فِيهِنَّ بِهِئَتِ، وَعَافِنِي فِيهِنَّ عَافِيَتِ، وَتَوَلِّنِي فِيهِنَّ تَوَلِّيَتِ، وَبَارِكْنِي فِيهِنَّ بَارِكَيْتِ، وَقُنْيَ شَرَّاً حَصَّيْتَ إِنَّكَ لَتَقْنُنِي وَلَا تُقْنُنِي عَلَيْكَ وَلَا تَأْنِيَنِي مَنْ وَلَأَنِيَنِي مَنْ عَادَنِيَنِي بَيْكَ رَبِّنِي وَتَعَانِيَنِي» [اے اللہ! مجھے ہدایت دے کر ان لوگوں کے زمرے میں شامل فرمائیں تو نے رشد و ہدایت سے نواز ہے اور مجھے عافیت دے کر ان میں شامل فرمادے جنہیں تو نے عافیت دی ہے اور جن کو تو نے اپنا دوست قرار دیا ہے ان میں مجھے بھی شامل کر کے اپنا دوست بنالے۔ جو کچھ تو نے مجھے عطا فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دے اور جس شر و برآئی کا تو نے فیصلہ کر دیا ہے اس سے مجھے محفوظ رکھ اور بچا لے۔ یقیناً فیصلہ تو ہی صادر کرتا ہے تیرے خلاف فیصلہ صادر نہیں کیا جاسکتا اور جس کا تواہی بنا وہ بھی ذلیل و خوار نہیں ہو سکتا اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ بھی عزت نہیں پاسکتا۔ ہمارے پرو دگار! تو ہی برکت والا اور بلند وبالا ہے] ترمذی نے اسے روایت کیا ہے اور حسن قرار دیا، نیز ابو داود: (1425) میں بھی یہ روایت موجود ہے۔

اس کے علاوہ بھی دیگر دعائیں بہت زیادہ میں جن میں ایک شخص اللہ تعالیٰ سے دین پر قائم دام رہنے اور نیکی کی دعماً نہیں ہے، اللہ تعالیٰ سے صراط مستقیم پر چلانے اور اسی پر ثابت قدی کا مطالبہ کرتا ہے، نیز اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے بہتر اور مختصر ترین راستے کا مطالبہ بھی کرتا ہے۔

4- برسے دوستوں سے پرہیز: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اس لیے تم میں سے کوئی دوستی کرنے سے پہلے دیکھ لے کہ کس کو دوست بنارہا ہے) ابو داود: (4833) ترمذی: (2378) نے روایت کر کے اسے حسن بھی قرار دیا ہے۔

خطابی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"تم صرف اسی کو اپنا دوست بناؤ جس کا دین اور امانت تمیں پسند ہو؛ کیونکہ اگر تم ایسے شخص سے دوستی کرو گے تو وہ تمیں اپنے دین اور مذہب کی جانب لے جائے گا، اس لیے کسی ایسے شخص سے دوستی کر کے اپنے دین کو خطرے میں مت ڈالو جس کا دین اور مذہب تمیں پسند نہیں ہے"

"العزلة" (ص 141)

5- علم شرعی کا حصول، اور معتمد اہل علم سے رجوع :

مسلمان کو دین سے متعلق فتنوں سے محفوظ رکھنے کیلئے علم شرعی سب سے عظیم ترین وسیلہ ہے، یہی وجہ ہے کہ جاہل لوگ اپنے دین کو فتنوں کے رحم و کرم پر چھوڑ دیتے ہیں، آپ نظر دوڑا کر دیکھیں کہ کتنے لوگ میں جو قبروں کا طواف کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اور یہ سمجھتے ہیں کہ مردے لفظ یا نقضان کے مالک ہیں، کیونکہ اگر آپ ان کی حالت کو دیکھیں اور غور فکر کریں تو آپ کو علم سے کوئے نظر آئیں گے، اور اگر کسی کو علم ہوا بھی تو وہ فانی دنیا کے حصول کیلئے اپنادین فروخت کر چکا ہو گا۔

سوم :

اگر کوئی شخص دین سے متعلق فتنوں میں ملوث ہو چکا ہو تو :

1- جتنی جلدی ہو سکے اس فتنے سے باہر آجائے اور اس سے بالکل الگ تھلگ ہو جائے، نیز اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی و انحرافی کے ساتھ کپکی توبہ بھی کرے، اللہ تعالیٰ کے حقوق میں آنے والی کمی پر پشیمان بھی ہو، نیز آئندہ ایسی حرکت نہ کرنے کا پختہ عدم بھی کرے۔

2- اپنا حوال درست کرے اگر پہلے اس کے آس پاس کے لوگ اچھے نہیں تھے تو اب اچھے لوگوں سے تعلق بنائے۔

3-اللہ تعالیٰ سے پورے اخلاص اور یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اسے اس آزمائش سے نکال دے۔

4-زیادہ سے زیادہ نیک عمل کرے اور اس کیلئے تن من کی بازی لگا دے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے :

**(وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرِيقَ النَّبَارِ وَرُزْقًا مِنَ اللَّهِ إِنَّ الْجَنَّاتِ يَنْهَا مِنَ السَّمَاوَاتِ ذَكَرٌ ذُكْرٍ لِلَّهِ ذَكْرٌ كَيْفَ \* وَاضْرِبْ فَاقِلَ اللَّهُ لَا تُعْنِي أَخْرَى فَخْسِنِينَ).**

ترجمہ : نیز آپ دن کے دونوں طرفوں کے اوقات میں اور کچھ رات گئے نماز قائم کیجئے۔ بلاشبہ نیکیاں برا آئیں کو دور کر دیتی ہیں یہ ایک یادداہی ہے ان لوگوں کے لیے جو اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں [114] اور صبر کیجئے اللہ تعالیٰ یقیناً نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ [ سورہ ہود: 114-115]

5-انسان کو کوئی بھی کام کرنے سے پہلے مکمل دلائل اور اس کی جانچ پڑھا کر لیجنی چاہیے، اپنے بارے میں اسے معلوم ہونا چاہیے کہ اس کا کس جانب سے نقصان ہوا ہے، شیطان کو کس راستے اور دروازے سے گمراہ کرنے کی کامیابی ملی ہے؛ چنانچہ اگر جنسی شوت کی وجہ سے وہ فتنے میں بٹلا ہوا تو پھر جتنی بدی ہو سکے شادی کا انتظام کرے؛ اور اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر کثرت سے روزے رکھے، بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق اس کی شوت ٹوٹ جائے گی۔

نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

"حدیث نبوی کا مضموم کہ روزے سے شوت کا زور ٹوٹ جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جنسی برے خیالات ختم ہو جاتے ہیں جیسے کہ خصی ہونے سے جنسی طاقت ختم ہو جاتی ہے"

اور اگر فتنے میں ٹپنے کا سبب جنسی شوت نہیں تھا بلکہ شبہات میں تو پھر ان شبہات کا علاج بالشدہ کرے، اوپر کی سطور میں احادیث نبویہ کی روشنی میں فتنوں سے بچاؤ کیلئے اسباب ذکر کئے گئے ہیں۔

واللہ اعلم.